هٰذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین
تفسیر عمدة البیان
سنه ۱۳۰۲ هجری
جلد دوم

پوشیدہ رکھا اور اسکو ظاہر نکیا تاکہ منافقین میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ پیغمبر نے ایک عورت کو کہ وہ ایک مرد کے گھر میں ہے اپنی ازواج میں سے کیا اور مومنین کی ماؤں میں سے اور خوف کیا منافقین
لینے سے اسواسطے خدا نے فرمایا کہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ یعنے خدا زیادہ لائق ہے کہ تو اس سے ہی ڈرے نہ آدمیوں سے اور خداتعالیٰ نہیں قبول کی سوائے کسی کے نکاح کا اپنی خلقت میں سے مگر
وہ اسی نکاح کا حکم خدا کا ہے اور رسول خدا کی زینب سے چنانچہ فرمایا کہ زوجنٰکہا اور یا نکاح فاطمہ کا علی سے کہ آسمان پر کیا اور خداتعالیٰ نے اپنی علم سے جانا کہ قریب ہے کہ منافقین حضرت کو زینب
سے نکاح کرنے میں عیب لگا دینگے اسواسطے یہ آیت نازل کی کہ ما کان علی النبی اور نہیں ہے اوپر پیغمبر کے من حرج کوئی تنگی اور گناہ فیما فرض اللہ بیچ اسکی کہ مقدر اور مقرر کیا ہے خدا
نے واسطے اسکے پیغمبر کے کہ عورتوں سے لے پالکوں کی اسکے حلال کی ہیں جس وقت کہ تجھائیں یا طلاق دیویں اور خصوصیت پیغمبر کی نہیں ہے بلکہ سنۃ اللہ سنت اور طریقہ مقرر کیا گیا خدا
کا ہی فی الذین خلوا بیچ ان لوگوں کے کہ گزری ہیں انبیا میں سے من قبل پہلے اس سے اور سنۃ اللہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی سن الیہ سنۃ مراد اس سے پہلے انبیا ہیں خدا تعالیٰ نے
اس حرج کو دور کیا تھا اس امر مباح میں جیسے کہ نکاح لے پالکوں کی عورتوں سے یا اسجہت کہ مباح ہو تھی مثل کثرت ازواج کے داؤد کی زوجہ تھی اور سلیمان کے تین سو زوجہ اور سات سو حرم تھی پس
جسوقت کہ پہلے انبیا کو کثرت ازواج کی جائز ہوئی اس حرج پس محمدؐ کہ سرور انبیا کا ہے اسکو بھی حرج نہیں ہے اگر اپنے پالک کے زوجہ سے نکاح کرے وکان امر اللہ اور ہے امر خدا کا قدرًا
مقدورًا ایک حکم ادا کیا گیا اور جاری کیا گیا یقینا یعنی جو چیز کہ خداتعالیٰ انبیا پر نازل کرتا ہے وہ قضا و قدر ہے کہ البتہ واقع ہونیوالا ہے مقدر ہر کر جو موافق حکمت کے ہی
اور انبیا گزشتہ الذین یبلغون وہ لوگ ہیں کہ پہنچاتے ہیں رسالات اللہ پیغاموں خدا کے کو اپنی امتوں پر بدون خوف فائدہ مہونگی ویخشونہ اور ڈرتے ہیں اس خدا سے
ولا یخشون احدا اور نہیں ڈرتے ہیں وہ احکام کی پہنچانے میں کسی سے الا اللہ مگر خدا سے وکفی باللہ حسیبا اور کافی ہے خدا کفایت کرنیوالا واسطے برائی مقصد ڈرانیکو
جو کہ اس سے ڈرتے ہیں اور یا یہ کہ کافی ہی خدا حساب شمار کرنیوالا بندوں کے اعمال کا بس چاہیے کہ اس سے ڈریں اسکے غیر سے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ انبیا کو احکام پہنچانے میں
تقیہ جائز نہیں ہے اور غیر تبلیغ احکام میں یعنی سوا تبلیغ احکام کے اور امور میں تقیہ کر سکتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے کیا اور اگر کوئی کہے کہ اگر انبیا کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جائز نہیں ہے
اسکو کیا معنے ہیں کہ وتخشی الناس یعنی اور ڈرتا ہے تو آدمیوں میں سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول تبلیغ احکام سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ خوف حضرت کو منافقین کی
بدگوئی کا تھا کہ وہ طعن کرینگے اور لوگوں کی بدگوئیوں اور بدگمانیوں سے ہر عاقل پرہیز کرتا ہے اور یہ امر متعلق احکام خدا کے نہیں ہیں اور جس امر سے حضرت ڈرتے تھے وہی بعد نکاح
کرنے کے زینب سے پیش آیا کہ منافقین نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ یہ مرد ہمکو کہتا ہے کہ تمہارے فرزندوں کی جوروئیں تمپر حرام ہیں اور اپنے پسر کی جورو سے نکاح اپنا کر لیا یعنی
زید کی جورو سے اور یہ نہ سمجھے اسواسطے کہا کہ وہ لے پالک کو مثل پسر حقیقی اور صلبی کے جانتے تھے سب حکموں میں خداتعالیٰ نے انکی رد میں یہ آیت نازل کی کہ ما کان محمد نہیں ہے محمد صلعم
ابا احد من رجالکم باپ کسیکا مردوں تمہارے میں سے اگر باپ ہے تو فاطمہ زہرا کا ہی اور وہ مرد نہیں ہے بلکہ عورت ہے اور اگر قاسم و ابراہیم کا باپ ہے تو وہ لڑکے تھے اور بالغ ہوے
تھے پس رجال میں داخل نہوے اور اگر بالغ بھی ہو گئے تھے تو امت کے مردوں میں سے نتھے بلکہ ان حضرت کے مردوں میں سے تھے اور حسنینؑ بھی اسوقت میں بالغ ہوئے تھے وہ بھی ان حضرت کے مردوں میں سے
تھے نہ امت کے مردوں میں سے اور حسنینؑ کو حضرت نے بارہا فرمایا ہی کہ یہ دونوں بیٹے میرے ہیں اور دونوں امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھے رہے ہوں یعنی دونوں حالت میں امام ہیں خواہ امامت پر قائم ہوں
یا امامت سے بیٹھ رہے ہوں اور معاویہ سے لڑائی میں جناب امیرؑ نے محمد حنفیہ کو بلا کر کہا کہ تو بیٹا میرا ہی لوگوں نے پوچھا کہ کیا حسنینؑ آپکے نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسول خدا کے فرزند ہیں اور
رسول خدا نے فرمایا ہے کہ سبکی اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہی لیکن اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے پس زید کہ امت کی مردوں میں سے ہے اسکے وہ حضرت باپ نہ مگر ہونگے ولکن رسول
اللہ۔ اور لیکن وہ پیغمبر خدا کا ہی اور لکن مخفف ہے لکنّ مثقلہ کا اور اسم اسکا محذوف ہے اور وہ ضمیر غائب کی ہے اور اس صورت میں ہے کہ رسول کا لفظ مرفوع ہو اور
اگر منصوب ہو تو خبر کان مقدر کی ہی یعنی لکن کان رسول اللہ یعنی اور لیکن ہے وہ پیغمبر خدا کا اور امت کا جو حضرت کو باپ کہتے ہیں وہ اس جہت سے ہے کہ حضرت نصیحت اور شفقت کرنیوالے
امت کے ہیں اور واجب التعظیم اور توقیر سب کے ہیں اور طاعت انکی سب پر واجب ہے اور زید ایک آدمی امت میں تھا اور انہیں رسول خدا میں ربط ولادت کا نتھا اسواسطے وہ حضرت
زید کے باپ نہیں ہو سکتے وہ حضرت تو پیغمبر ہیں خدا کے کہ لوگوں کی ہدایت و نصیحت کے واسطے حکم کئے گئے ہیں وخاتم النبیین اور ہے وہ حضرت ختم کرنیوالا پیغمبروں کا کہ بعد انکے کوئی پیغمبر
نہیں ہوگا اور حفص نے خاتم کو بفتح تا پڑھا ہی یعنے اور ہے وہ مہر پیغمبروں کی کہ بعد اسکے کوئی پیغمبر نہوگا اور اسکی نبوت قیامت تک باقی رہیگی اور بعد اسکے اس سے کسی اور کو
نبوت نہ پہنچیگی اور رسول خدا نے فرمایا ہی کہ میں خاتم الانبیا ہوں اور تو ہی علیؑ خاتم الاولیا ہے اور حضرت عیسیٰ جو نازل ہونگے تو عامل بھی ہمارے شرع پر ہونگا نہ انکی شرع پر کہ وہ منسوخ
وکان اللہ اور ہے خدا بکل شیء علیما ساتھ ہر چیز کے دانا اور جانے والا کہ کون لائق خاتم النبیین ہونیکے ہے اور رسول خدا نے فرمایا ہے کہ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
الا انہ لا نبی من بعدی یعنی اے علی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ہی یعنی جو نسبت کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی وہ تجھکو مجھ سے ہے مگر یہ فرق ہے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر بعد میرے اور
ہارون پیغمبر ہی تھا مقصود اس سے یہ ہے کہ بعد میرے پیغمبر نہیں ہے اور اگر ہوتا تو تو ہی ہوتا اسواسطے کہ جو فضایل کہ چاہئیں وہ تجھمیں موجود ہیں عصمت و علم اور شجاعت اور سخاوت و حلم اور تمام

اور اگر ہوتی ہے